السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

سجدے میں دعا کی قبولیت زیادہ متوقع ہے کیا اس سجدے سے مراد فرضی سجدہ ہے یا نفلی نیز کیا سجدے میں عربی زبان میں ہی دعا مانگنی چاہیے یا غیر عربی میں بھی مانگ سکتے ہیں اگر کوئی ان پڑھ بندہ مجبوری کے تحت غیر عربی میں دعا مانگے تو قرآن وحدیث کی روسے کیسا ہے ؟ (ذوالفقار احمد۔ راھوالی)

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

اس مسئلے کی توضیح کے لئے درج ذیل احادیث قابل توجہ ہیں۔

" عن ابی ہریرۃ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال أقرب ما یکون العبد من ربہ وہو ساجد؛ فأکثروا الدعاء "

(صحیح مسلم، کتاب الصلاۃ، باب ما یقال فی الرکوع والسجود 215/486 ابوداؤد، کتاب الصلوۃ المغنی عن حمل الاسناد للعراقی 1/149'307 شرح السنۃ 3/151)

"ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: بندہ اپنے رب کے زیادہ قریب اس وقت ہوتا ہے جب وہ سجدے کی حالت میں ہو پس (تم سجدے کی حالت میں) کثرت سے دعا کرو۔ "

(2)۔۔ " عن ابن عباس قال { : کشف رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الستارۃ والناس صفوف خلف أبی بکر، فقال : یا أیہا الناس إنہ لم یبق من مبشرات النبوۃ إلا الرؤیا الصالحۃ یراہا المسلم أو تری لہ ألا وإنی نہیت أن أقرأ القرآن راکعا أو ساجدا أما الرکوع فعظموا فیہ الرب وأما السجود فاجتہدوا فی الدعاء فقمن أن یستجاب لکم "

(صحیح مسلم، کتاب الصلوۃ، باب النہی عن قراۃ القرآن فی الرکوع والسجود 207/479، ابوداؤد، کتاب الصلاۃ، باب فی الدعا فی الرکوع والسجود 876، نسائی، کتاب التطبیق، باب تعظیم الرب فی الرکوع 1044، وباب الامر بالاجتہاد فی الدعاء فی السجود 1119، ابن ماجہ، کتاب تعبیر الرویا الصالحۃ یراہا المسلم او تری لہ 3899 مختصرا مسند احمد 1/219 سنن الدارمی، کتاب الصلاۃ، باب النہی عن القرۃ فی الرکوع والسجود 1331'1332، المنتقی لابن الجارود 203 مسند ابی عوانہ 2/170'171، صحیح ابن خزیمہ 1/303'204 صحیح ابن حبان 3/282'283 مسند حمیدی 489 بیہقی 872'88 شرح السنۃ 3/107)

"عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے پردہ ہٹایا۔ لوگ ابوبکر رضی اللہ عنہ کے پیچھے صفیں باندھے ہوئے تھے آپ نے فرمایا:

اے لوگو! نبوت کی بشارتوں میں سے کوئی چیز باقی نہیں رہی سوائے اچھے خواب کے جسے مسلمان دیکھتا ہے یا اسے دکھایا جاتا ہے خبردار مجھے رکوع یا سجدے میں قرآن پڑھنے سے روکا گیا ہے۔ بہرکیف رکوع میں تم اپنے رب کی تعظیم کرو اور سجدے میں دعا کرنے میں مبالغہ کرو یہ تمہاری دعا کی قبولیت کے زیادہ لائق ہے۔ "

(2)۔۔ " عن علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ رفعہ انہ صلی اللہ علیہ وسلم نہی أن یقرأ القرآن وہو راکع وقال اذا رکعتم فعظموا اللہ واذا سجدتم فادعوا فقمن أن یستجاب لکم " (مسند احمد 1/55)

"علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ سے مرفوع روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے حالت رکوع میں قرآن پڑھنے سے منع کیا ہے اور فرمایا جب تم رکوع کرو تو اللہ کی تعظیم کرو اور جب تم سجدہ کرو تو دعا کرو یہ تمہاری دعا کی قبولیت کے زیادہ لائق ہے۔ "

مذکورہ احادیث صحیحہ سے معلوم ہوا کہ سجدے میں دعا مانگنے کی ترغیب دی گئی ہے اور یہ احادیث عام ہیں فرضی اور نفلی تمام سجدوں کو شامل ہیں اور ان میں دنیا وآخرت کی خیریت طلب کرنا اور ان کے شر سے پناہ مانگنا جائز ہے۔ مولانا عبیداللہ رحمانی مبارکپوری رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

"والحدیث دلیل علی مشروعیۃ الدعاء حال السجود بای دعاء کان من طلب خیر الدنیا والآخرۃ والاستعاذۃ من شرہما "

(مرعاۃ المفاتیح 3/197)

"یہ حدیث سجدوں کی حالت میں دعا کی مشروعیت پر دلیل ہے دنیا وآخرت کی خیریت طلب کرنے اور ان کے شر سے پناہ مانگنے پر مشتمل کوئی بھی دعا ہو سکتی ہے۔ "

حافظ ابن حجر عسقلانی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

"الأمر بإكثار الدعاء في السجود يشتمل الحث على تكثير الطلب لكل حاجة كما جاء في حديث أنس "ليسأل أحدكم ربه حاجته كلها حتى شسع نعله "أخرجه الترمذي ، ويشتمل التكرار للسؤال الواحد " (مرعاۃ المفاتیح 3/188 فتح الباری 2/300)

"سجدوں میں کثرت سے دعا مانگنے کا حکم ہر قسم کی حاجت کو کثرت سے طلب کرنے کی ترغیب پر مشتمل ہے۔ جیسا کہ انس رضی اللہ عنہ کی حدیث میں آیا ہے کہ تم میں سے ہر کوئی اپنی تمام حاجات اپنے رب سے مانگے یہاں تک کہ جوتی کا تسمہ بھی۔"

اس حدیث کو امام ترمذی نے نکالا ہے اور یہ حدیث ایک ہی سوال بار بار کرنے کو بھی شامل ہے۔

سید سابق سجدے کی مقدار اور اذکار کے تحت رقمطراز ہیں:

"والمستحب لا يقتصر المصلي على التسبيح بل يزيد عليه ما شاء من الدعاء" (فقہ السنۃ 1/148)

"مستحب یہ ہے کہ نمازی صرف تسبیح پر اقتصار نہ کرے، بلکہ اس پر جو دعا چاہے زیادہ کرے۔"

اس کے بعد پھر اوپر ذکر کردہ حدیث ابی ہریرۃ و ابن عباس رضی اللہ عنہم کو احمد و مسلم کے حوالہ سے ذکر کیا ہے جس سے انہوں نے یہ بات اخذ کی ہے۔

قاضی شوکانی فرماتے ہیں:

"الاستكثار من الدعاء بخير الدنيا والآخرة بما ورد وبما لم يرد"

(الدرر البهية ص: 32)

"نماز میں دنیا و آخرت کی بھلائی کی دعا کثرت سے مانگنی چاہیے، خواہ وہ دعا منقول ہو یا نہ ہو۔"

نیز دیکھیں: (الدرر البھیہ کی شرح "الدراری المضیة" (للشوکانی 1/91) "السموط الذھبیة" (ص 59 م 60، للشیخ احمد بن محمد علی الشوکانی "الروضہ الندیة" 1/105 مطبوعہ لاہور۔ الدراری المضیہ 1/91 مطبوعہ دار الکتب العلمیہ بیروت کے حاشیے میں لکھا ہے کہ:

"اگر آپ کہیں کہ کس دلیل سے قاضی شوکانی نے نماز کے اندر ماثور و غیر ماثور دعاؤں کو جائز قرار دیا ہے تو اس کا جواب یہ ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی حدیث ابن عباس رضی اللہ عنہ جس میں دو سجدوں میں دعا مانگنے کے متعلق کہا گیا ہے اور تشہد میں دعا کے لئے اس حدیث کو پیش کیا ہے کہ: "ثم ليتخير احدكم من الدعاء مما اعجبه اليه" پھر تم میں سے ہر کسی کو جو دعا پسند ہو اختیار کر لے آپ نے نمازی کے لئے دعا میں اختیار دے دیا ہے کہ وہ جو چاہے دعا کرے۔ لیکن یہ یاد رہے کہ عبادات چونکہ توقیفی ہوتی ہیں اس لئے دعا عربی زبان میں ہی مانگی جائے۔ قرآن و سنت میں کتنی ہی ایسی دعائیں مذکورہ ہیں جو دنیا و آخرت کی بھلائیوں کو شامل ہیں ان میں سے کوئی اختیار کر لی جائے۔ اگر کوئی شخص واقعی ایسا ہے کہ وہ عربی میں دعائیں یاد نہیں کر سکتا تو اس کے لئے گنجائش ہو سکتی ہے کیونکہ معذوروں کے لئے الگ قاعدہ شرعی موجود ہے۔

ھذا ما عندی واللہ اعلم بالصواب

آپ کے مسائل اور ان کا حل

جلد 3۔ کتاب الصلوۃ۔ صفحہ 126

محدث فتویٰ